السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خاندانی منصوبہ بندی یا تحدید نسل کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ آج کل کا ایک اہم مسئلہ ہے، اور اس بارے میں پوچھا بھی بہت جاتا ہے۔ چنانچہ کبار علماء کی مجلس کے گزشتہ اجتماع میں اس پر بحث بھی ہوئی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مانع حمل گولیوں کا استعمال جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کے لیے یہ مشروع فرمایا ہے کہ ایسے اسباب و ذرائع اختیار کریں جو ان کی نسل کو بڑھائیں اور امت کی کثرت ہو۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

(تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامة)[1] وفی روایتہ۔ مکاثر الانبیاء یوم القیامة (مسند احمد بن حنبل: 158/3، حدیث: 12634 و صحیح ابن حبان: 338/9، حدیث: 4028۔)

''محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادیاں کرو، بلاشبہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔''

امت اس امر کی بہت زیادہ محتاج ہے کہ اس کی تعداد کثرت میں ہو تاکہ وہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں، اور اللہ کی توفیق سے مسلمانوں کا ان کے دشمنوں سے دفاع کرنے والے ہوں۔

واجب یہ ہے کہ منع حمل وغیرہ کے حیلے بہانے وغیرہ چھوڑے جائیں اور انتہائی خاص اہم ضرورت کے علاوہ اس کے استعمال کی اجازت نہ دی جائے۔ اور جہاں فی الواقع ضرورت ہو مثلا عورت کے رحم میں کوئی بیماری اور خرابی ہو یا کوئی اور بیماری لاحق ہو جس میں حمل نقصان دہ ہو یا بچے بہت زیادہ ہو گئے ہوں کہ اب مزید کے لیے اس کی صحت متحمل نہ ہو سکتی ہو تو حسب ضرورت اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ بچے زیادہ ہوں تو وقفہ بڑھانے کے لیے گولیاں استعمال کی جا سکتی ہیں تاکہ سال دو سال کے لیے کچھ توقف ہو جائے اور عورت کو راحت مل جائے اور بچوں کی کماحقہ تربیت بھی کر سکے۔ لیکن اگر یہ گولیاں وغیرہ اس غرض سے استعمال کی جائیں کہ ملازمت اور نوکری کے لیے فراغت رہے، یا ویسے ہی رفاہیت (اور بے فکری) کی زندگی گزارے، یا اسی طرح کے دوسرے حیلے بہانے جو عام طور پر عورتیں بیان کرتی ہیں، تو یہ قطعا جائز نہیں ہیں۔

سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب تزوج الولود، حدیث: 2050 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب کراھیة تزویج العقیم، حدیث: 3227، والمستدرک للحاکم: 176/2، حدیث: 2685۔[1]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 472

محدث فتویٰ